افکار و تاثرات

- خان غازی کابلی ۔ دہلی
- مولانا لطافت الرحمان ۔ بہاولپور
اور دیگر

حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمن صاحب عثمانی کے ہاں "الحق" کے اگست ۷۰ ۱۹ء کے شمارے کے نیاز حاصل ہوئے تو بہت سے پرانے دوستوں کی یادیں تازہ ہوگئیں ۔ حاجی محمد امین مجاہد ترنگ زئی کے مضمون کو پڑھ کر ارباب عبدالغفور سے تصور میں ملاقات ہوئی خدا جانے اب وہ زندہ ہیں یا "خدا گنج" کو سدھار گئے ہیں ۔ حکیم عبدالسلام آف ہری پور ہزارہ کے مضمون "کابل کی مشکبار فضاؤں میں" کو بھی مشتاق کی نگاہوں سے مطالعہ کیا ۔ اس میں مولانا ظفر علی خان کا شعر کتابت کی غلطی ہے ۔ درست اور صحیح درج نہیں ہے ۔ صحیح یوں ہے ؎

پاس خیبر بھی ہے اور اس میں علی مسجد بھی
دور کیوں جاتے ہو مرحب سے یہیں بات کرو

الحق میں مرحب کو مہرحب لکھا گیا ہے جو میرے خیال میں صحیح نہیں ہے ۔ اسی طرح ایک جگہ کابل کو قابل لکھا گیا ہے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پروف کو توجہ سے نہیں دیکھا جاتا ۔

مولانا حکیم عبدالسلام صاحب کے مضمون میں ہی ۱۹۱۴ء میں جو ہندوستان کی عارضی آزاد حکومت قائم ہوئی تھی ، اس کا ذکر اس انداز کے ساتھ کیا گیا کہ گویا یہ حکومت مولانا عبیداللہ سندھی نے قائم کی تھی ، حالانکہ یہ درست نہیں ۔ ۱۹۱۴ء میں براستہ ہرات مولانا برکت اللہ بھوپالی اور مہاراجہ مہندر پرتاپ نزک مشاہیر کو بیک افغانستان میں وارد ہوئے تھے ۔ اور انہوں نے ہی افغانستان میں سردار نصراللہ خان کے مشورہ سے آزاد ہندوستان کی عارضی حکومت قائم کی تھی جس کے صدر مہاراجہ مہندر پرتاپ جو ابھی تک بقید حیات ہیں صدر اعظم مقرر ہوئے تھے ۔ اور مولانا برکت اللہ صاحب وزیر خارجہ ۔ اور جب کچھ عرصہ کے بعد مولانا عبیداللہ سندھی پہنچے تو انہیں وزارت داخلہ کا منصب پیش کر دیا گیا تھا ۔ یہ بات تاریخی ہے ، اس لئے تحریر ہے تاکہ آئندہ لکھنے والے اس سے غلط طور پر استفادہ نہ حاصل کر سکیں ۔

الحق میں برادران ہزارہ کے لئے یہ شائع فرما کر شکر گذار کیجئے کہ وہ علی گوہر خان آف اگرور کے متعلق کچھ حالات الحق میں شائع کرادیں ۔ میرے پاس علی گوہر خان کا ایک پشتو اور اردو کا دیوان پڑا ہوا تھا ۔ جو ۱۹۴۷ء